

# حضرت عیسیٰؑ، مبارک ہستی

از جناب مولانا سید فدا حسین بخاری۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے۔ ان نبیوں میں تین سو تیرہ رسول ہیں اور ان رسولوں میں پانچ رسول صاحب شریعت نبی ہیں، جنہیں اولوالعزم نبی کہا جاتا ہے۔ ان اولوالعزم انبیاء میں سے ایک نبی حضرت عیسیٰؑ ہیں جن کا تذکرہ اس مختصر مقالہ میں کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت مریم سلام اللہ علیہا ان چار خواتین میں سے ہیں جو رسول اکرمؐ کی حدیث کے مطابق دنیا کی تمام عورتوں سے افضل اور سردار ہیں۔ ان خواتین کے نام یہ ہیں: ۱۔ حضرت آسیہ بنت مزاحم ۲۔ حضرت مریم بنت عمران ۳۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد ۴۔ حضرت فاطمہ بنت محمد۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے قرآن مجید کی سورہ احزاب: ”انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً“ کی آیت آئی اور جناب مریم سلام اللہ علیہا کے لئے سورہ آل عمران میں آیا ہے: ”یا مریم ان اللہ اصطفک وطہرک واصطفک علی نساء العالمین“۔ اے مریم! اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا ہے اور تمہیں پاکیزہ بنایا ہے اور تمہیں تمام دنیا کی عورتوں پر برگزیدہ کیا ہے۔ اس آیت مجیدہ میں دو دفعہ ”اصطفک“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ پہلا اصطفاکا حرف جر کے بغیر استعمال ہوا ہے اس لئے یہ اصطفاکا قیاسی ہے۔ پس پہلے اصطفاکا معنی یہ ہوئے کہ ”اللہ نے تمہیں چن لیا، برگزیدہ کیا“ اور دوسرے اصطفاکا (واصطفک علی نساء العالمین) کے معنی یہ ہوئے کہ نہ یہ کہ تمہیں صرف برگزیدہ کیا بلکہ تجھے تمام

عالم کی خواتین پر برتری دی ہے۔ چونکہ ”علی نساء العالمین“ مطلق ہے اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضرت مریمؑ صرف اپنے زمانے کی خواتین سے برتر ہیں۔ آیت کا اطلاق یہ ہے کہ تمام عورتوں کی نسبت برتری رکھتی ہیں، لیکن خاص جہت سے اور وہ خاص جہت یہ ہے کہ حضرت مریمؑ بغیر شوہر کے ماں بنی اور اس جہت سے انہیں تمام عالمین کی عورتوں پر چن لیا۔ رسول پاکؐ کی حدیث کے مطابق حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا، تمام دنیا کی عورتوں کی بھی سردار ہیں اور خاتون جنت بھی کہ جنت کی عورتوں کی بھی سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں (حضرت مریمؑ و حضرت زہراءؑ) کے لئے طہر کے مادے کا استعمال کیا ہے۔ ایسی تطہیر کو عصمت لازم ہے تو ایسی معصومہ بی بی کی پاکیزہ آغوش میں آنے والا بچہ (بغیر باپ کے) جو اللہ کی نشانی کلمۃ اللہ، روح اللہ، ہے جب حضرت مریم سے متولد ہوا اور حضرت مریم اسے اٹھائے ہوئے اپنے قریب میں واپس آئی تو یہودیوں اور خصوصاً ان کے علماء نے جو پہلے ہی حضرت مریمؑ کی نسبت حساس تھے، جب یہ دیکھا کہ وہ ایک بچے کو اٹھائے ہوئے آئی ہیں تو انہوں نے کہا اے مریم! یہ تو نے کیا کیا؟ تم تو ہارون کی بہن ہے تیرا خاندان تو ایسا نہ تھا وغیرہ وغیرہ۔ ”یاخت ہارون ما کان ابوک امرء سوء وما کانت أمک بغیاً“۔ تو حضرت مریمؑ نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ اس پر انہوں نے کہا: ”کیف نکلم من کان فی المہد صبیاً“۔ ہم اس سے کیسے بات کریں جو ابھی گہوارے میں ہے ان کا یہ کہنا تھا کہ بچہ بول اٹھا جو ابھی

چند گھنٹے پہلے پیدا ہوا تھا، کہا ”قال انسی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکاً این ما کنت و اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاً والسلام علیؑ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا“۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے اور زندگی بھر نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے اور اپنی والدہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا قرار دیا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور شقی نہیں بنایا۔ اور سلام ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں وفات پاؤں گا اور جس روز زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے پیدا ہوتے ہی جو اعلان کیا وہ یہ تھا کہ: (۱) میں اللہ کا بندہ ہوں۔ نہ اس کا بیٹا ہوں اور نہ اس کا شریک۔ (۲) مجھے کتاب عطا ہوئی ہے۔ (۳) میں اللہ کا نبی ہوں۔ (خود اللہ نہیں ہوں) (۴) میرا وجود مبارک ہے۔ جہاں بھی رہوں۔ اس ”جہاں بھی رہوں“ میں بھی غور و فکر کرنے والوں کے لئے پیغام ہے کہ خواہ زمین پہ رہوں یا آسمانوں میں رہوں (۵) مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز کا حکم کس کو دیا جاتا ہے؟ جو اللہ کا عبد ہو اور جو خود معبود ہو وہ نماز ادا نہیں کرتا وہ کس کی عبادت کرے گا؟ (۶) اپنی والدہ سے حسن سلوک کا مجھے کہا گیا ہے۔ والد کی بات نہیں کی ہے کیونکہ باپ ہے ہی نہیں۔ چنانچہ ہم حضرت یحییٰ علیہ السلام سے متعلق قرآن کی سورہ مریم

کی آیت نمبر ۱۶ میں پڑھتے ہیں: ”وَبِأَنَّ  
بِوَالِدَيْهِ“ اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے  
والے تھے جب کہ اس آیت میں ”وَبِأَنَّ أَبَوَيْهِ“  
صرف ماں کی بات کی گئی ہے۔ (۷) سلام ہو مجھ پر  
جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں  
گا۔ اللہ کا نبی اپنے پیدا ہونے والے دن میں اپنے  
اوپر سلام پڑھ رہے ہیں۔

پس یہ اعتراض نہیں ہونا چاہئے کہ جس  
دن اللہ کا نبی پیدا ہوا اس دن درود و سلام کی محفلیں نہیں  
ہونی چاہئیں۔ (۸) حضرت عیسیٰ نے یہ فرمایا: ”وَيَوْمَ  
أَمُوتُ“ یہ نہیں فرمایا کہ یوم اقتل۔ ہو سکتا یہ اشارہ  
ہو کہ یہودیوں نے حضرت کو قتل نہیں کیا یعنی وہ شہید  
نہیں ہوئے، اگرچہ اس بارے میں قرآن کی صریح  
آیت ”مَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ  
لَهُمْ“۔ موجود ہے (سورہ نساء آیت نمبر ۱۵۷) تمام  
انبیاء، اللہ کے نمائندے اور اللہ کی نشانیاں ہیں، کسی  
نبی میں کوئی ایک صفت نمایاں ہوتی ہے تو دوسرے  
میں کوئی دوسری۔ حقیقت میں انبیائے کرام اور  
اوصیائے عظام اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے  
ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن مجید  
کی یہی تعلیم ہے: ”كُلٌّ آمِنٌ بِاللَّهِ وَمَلَأُكُتُوبُهُ  
بِحُجَّتِهِ وَرَسُولُهُ لَا نَفَرَقَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ“۔ سب  
ایمان والے بھی اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی  
کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں (اور  
کہتے ہیں کہ) ہم رسولوں میں تفریق کے قائل نہیں  
ہیں۔ قرآن مجید کی یہی تعلیم ہے کہ تمام نبیوں پر ایمان  
لاؤ، یہ نہ ہو کہ بعض نبیوں کو تو مانیں اور بعض کو نہ مانیں  
ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے والے نبیوں کی امتیں افراط  
و تفریط کا شکار ہوئیں۔ یہودیوں نے اپنے بعض نبیوں  
کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا ان میں سے بعض کو قتل  
کر دیا، لیکن حضرت عیسیٰ کی امت نے ان سے محبت  
میں افراط کیا اور انہیں خدا کا بیٹا بنا ڈالا اور توحید میں

شراکت کے قائل ہو گئے۔ چنانچہ جب پیغمبر اکرم کے  
سامنے نجران کے عیسائی پادریوں اور رؤسائے قوم کا  
وفد آیا اور پیغمبر اسلام سے گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو  
جب عیسائی وفد نے رسول کریم سے حضرت عیسیٰ  
کے متعلق پوچھا تو رسول پاک نے فرمایا عیسیٰ اللہ کے  
بندے اور نبی تھے، عیسائیوں نے کہا نہیں بلکہ وہ اللہ  
کے بیٹے تھے کیونکہ ان کا کوئی باپ نہیں تھا، لہذا وہ اللہ  
کے بیٹے تھے، اس پر قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی:  
”إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ  
بِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ“۔ بے شک اللہ کے  
نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اس نے پہلے  
اسے مٹی سے خلق کیا، پھر اسے حکم دیا۔ سو جا اور وہ ہو گیا  
اس آیت میں دلیل موجود ہے کہ حضرت آدم کی  
خلقت کی طرح عیسیٰ کی خلقت ہے۔ آدم کے نہ باپ  
تھے اور نہ ماں۔ اگر بیٹا ہونا ہوتا تو آدم زیادہ حقدار  
ہے اس چیز کا کہ وہ بیٹا کہلوائے، لیکن کوئی بھی ادیان  
آسمانی کا پیرو، انہیں اللہ کا بیٹا نہیں کہتا تو پھر حضرت  
عیسیٰ کو کیوں ایسا کہا جاتا ہے جبکہ ان کی کم از کم ماں تو  
موجود ہیں جن سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے ہیں۔ یہ  
علمی اور منطقی دلیل موجود تھی، لیکن پھر بھی وہ نہ مانے تو  
انہیں مباحلہ کی دعوت دی گئی اور چیلنج کیا گیا کہ علمی  
اور منطقی میدان میں تو تم اس طرح سے پیش آئے ہو  
تو آئیے اب روحانی میدان میں آجائیے لیکن میدان  
مباحلہ جب انہوں نے پنجن پاؤں کو آتے دیکھا تو  
مباحلہ کرنے سے رک گئے اور جزیہ دینا قبول کر لیا  
۔ رسول پاک نے انہیں زبردستی مسلمان ہونے کے  
لئے نہیں کہا اور کہہ بھی کیسے سکتے تھے اس لئے کہ جو وہ  
قرآن لائے ہیں اس کا پیغام تو یہی ہے کہ: ”لَا أُكْرَاهُ  
بِشْيءٍ الدِّينَ قَدْ تَبَيَّنَ الرِّشْدُ مِنَ الْغَيِّ“ دین میں جبر  
نہیں، تحقیق ہدایت گمراہی سے (جدا ہو کر) واضح ہو  
گئی اور پھر جبر سے مسلمان کرنا ہوتا ہوتا تو ہر پیدا  
ہونے والا بچہ مسلمان ہی رہتا گمراہ نہ ہوتا، لیکن اللہ

چاہتا ہے کہ اپنے ارادہ و اختیار سے انسان اللہ کے  
دین کو اختیار کرے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم  
نے حضرت عیسیٰ کے پیروکاروں کے ساتھ کوئی جنگ  
نہیں کی، انہیں مکمل آزادی دی۔ جب وہ مسجد نبوی  
میں آئے تو انہیں ان کے طریقہ کار کے مطابق  
عبادت کرنے کی اجازت دی۔ انہیں زبردستی مسلمان  
کرنے کی کوئی کوشش نہیں ہوئی۔ لیکن اب ہم یورپ  
میں دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد کی زندگی کی تصویر اور  
ایچ جو لوگوں کو پیش کیا جاتا ہے اس میں یہ بتانے کی  
کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا ہے  
یہ نا انصافی ہے۔ پیغمبر اسلام تو سراپا رحمت تھے۔  
قرآن مجید کا ارشاد ہے: ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً  
لِّلْعَالَمِينَ“۔ ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر  
بھیجا ہے۔ جس قرآن نے حضرت عیسیٰ کے متعلق  
فرمایا کہ وہ کلمۃ اللہ ہیں۔ وجود مبارک ہیں اسی  
قرآن نے موسیٰ کو کلیم اللہ اور حضرت محمد کو تمام  
انسانیت کے لئے رحمت قرار دیا ہے، لہذا ہمیں تمام  
انبیاء کا احترام کرنا چاہئے اور اس نبی کا احترام تو فوق  
العادہ کرنا چاہئے جس کے متعلق حضرت مسیح نے  
بشارت دی اور فرمایا: ”انسی رسول اللہ الیکم  
مصدقاً لما بین یدی من التوراة و مبشراً برسول  
یأتی من بعد اسمہ احمد“۔ (الصف آیت ۶)  
میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اپنے سے پہلے  
کی کتاب، توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور  
اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے والا  
ہوں جس کا نام احمد ہے۔

پس ہم حضرت عیسیٰ کے حقیقی ماننے  
والے تبھی ہو سکتے ہیں جب ان کے پیغام کو کامل  
طور پر مانیں اور ان کے بعد آنے والے نبی کے دین  
کو جو حقیقت میں کامل ترین دین ہے، کی پیروی  
کریں دین خدا تو ایک ہی ہے جو حضرت آدم سے  
شرع ہوا اور حضرت خاتم النبیین

تک اختتام کو پہنچا اور "الیوم اکملت

لکم دینکم" کا آخری پیغام پہنچا۔ اب انسانیت کو

منجی عالم بشریت کا انتظار ہے دو ہستیاں ہیں جن کا

لقب منجی عالم بشریت ہے۔ ایک امام مہدیؑ اور ایک

حضرت عیسیٰؑ۔ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق امام

مہدیؑ کے ظہور بعد حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے

اور دونوں آسمانی رہنما مل کر انسانیت کو نجات دیں

گے اور اللہ کی زمین پر اللہ کے قانون کی حکمرانی ہوگی۔

آئیے ان دونوں ہستیوں کو ماننے والے آپس میں

مکالمہ و گفتگو کریں اور انسانیت کی نجات کے لئے

اور ان کے ظہور کے لئے زمینہ ہموار کریں۔